شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

ڈیڑھ صد سالہ خدمات دار العلوم دیوبند کانفرنس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب صدر وفاق المدارس العربیہ نے ضعف و علالت کے باوجود نہ صرف شرکت فرمائی بلکہ خطاب بھی فرمایا جس کو مولوی حبیب اللہ صاحب نے کیسٹ سے اتار کر ضبط کیا، ذیل میں آپ کا یہ خطاب پیش خدمت ہے

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فأعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

لقد من اللہ علی المومنین إذبعث فیهم رسولا من أنفسهم یتلو علیهم أیاته ویزکیّهم ویعلّمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین، صدق اللہ مولنا العظیم۔

حضرات اکابر علماء اور برادران عزیز، میں کس زبان سے شکریہ ادا کروں کہ باوجود طبعی اعذار اور مجبوریوں کی بناپر حاضری کا تصور بھی انتہائی مشکل اور دشوار تھا، لیکن اللہ بزرگ و برتر نے توفیق عطا فرمائی اور اسی حالت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان، اس کے ناظم اعلیٰ، عاملہ کے ارکان اور ملحقہ جملہ مدارس کے ارباب اہتمام اور اساتذہ کی طرف سے حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم اور حضرت مولانا گل نصیب خان دامت برکاتہم، ان کے جملہ اعوان، انصار اور معاونین کا تہہ دل سے اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میری گفتگو میں اصل موضوع ایک ہی ہے۔ اسی پر کچھ مختصر سی بات کروں گا۔ ضمناً ایک دو باتیں اور بھی آسکتی ہیں۔ خدماتِ دار العلوم دیوبند کا یہ خوشنما، تابناک اور پائیدار عنوان ایسا وسیع ہے اور اپنے جلو میں وہ اس قدر تفصیلات لئے ہوئے ہے کہ اس پر ایک اجلاس میں دس، پچاس اور سو اجلاسوں میں گفتگو کرنا ممکن ہے۔ یہ ایک بہت ہی وسیع و عریض عنوان ہے۔

مسلک دیوبند، مسلک حق

اس سلسلے میں ایک خاص بات آپ حضرات سے یہ عرض کروں گا کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ بزرگ وبرتر نے جس دین اور شریعت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور جس کو نبی اکرم ﷺ نے اس مختصر سی تعبیر "ما أنا عليه وأصحابي" میں ایک موقع پر ذکر کیا۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ ایمان ہو یا عقیدہ، عمل ہو یا اخلاق، معاملات ہوں، یا معاشرت ایک مکمل اور جامع دین آپ ﷺ لے کر تشریف لائے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کی خدمات کا یہ ایک ایسا تابناک باب ہے کہ وہ شریعت حقہ اور وہ دین اسلام جو اللہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا تھا، اس کی صحیح حفاظت فقط اور فقط وہی جماعت کر رہی ہے جو دارالعلوم دیوبند کے ساتھ منسلک اور منسوب ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو زمان حال میں اسلامی فرقوں میں شمار ہوتے ہیں، لیکن یہ کہ کہیں زیغ ہے، کہیں ضلال، کہیں فتور ہے کہیں فجور۔ عجیب و غریب قسم کی تحریفات اور طرح طرح کی تاویلات ان فرقوں نے اختیار کی ہوئی ہیں۔

اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ وہ صحیح دین جو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاء فرمایا تھا، وہ کونسا ہے؟ تو یہ ایک حقیقت اور ثابت امر ہے کہ وہ وہی ہے جس کی دعوت حضراتِ علماءِ دیوبند دے رہے ہیں۔ یہ تسلسل ڈیڑھ سو سالہ نہیں ہے اگر آپ ماضی کی طرف جائیں گے تو آپ کو یہ سلسلہ نبی اکرم ﷺ تک مسلسل نظر آئے گا۔ دین حق کیا ہے؟ جس کو اللہ کے نبی لے کر آئے، جس کو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پھیلایا، جس کو حضرات تابعین نے آگے بڑھایا۔ جو وہاں سے ہوتے ہوتے ہوئے ہم تک پہنچا وہ صرف وہی ہے جو حضرات علماءِ دیوبند آپ کی خدمت میں پیش کرتے چلے آرہے ہیں۔ اس کے علاوہ دائیں بائیں کی جتنی بھی چیزیں ہیں، وہ اس دینِ حق کا ترجمان اور اس کا مصداق قرار دیئے جانے کے قابل نہیں۔ یہ تسلسل الحمدللہ اس وقت سے آج تک جاری ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو جب تک اس دین کو قائم رکھنا ہے اس وقت تک یہ تسلسل باقی رہے گا۔

خداوند قدوس کا کتنا بڑا احسان ہے کہ ہمیں اس سلسلۂ مبارکہ کے اندر شامل فرمایا۔ اللہ بزرگ و برتر سے میری دعا ہے کہ اس تسلسل میں اگر کہیں ضعف آجائے، یا اس میں کہیں اضمحلال کی شکل نمودار ہو، یا اس میں کبھی کہیں خلا محسوس کیا جائے تو اس کو پوری توجہ الی اللہ کے ساتھ اور مکمل اتحاد واتفاق کے ساتھ تلافی اور تدارک کر کے درست کیا جائے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائیں اور میری آپ حضرات سے یہ التجا اور استدعا ہے کہ ہمیں اس موضوع کے لئے مستعد اور چاق وچوبند رہ کر فکر کرنی چاہیے۔

نعمتِ آزادی اور اس کی ناشکری

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں، آزادی بھی اللہ کی ایک نعمت ہے۔ اقتدار واختیار بھی اللہ کی ایک نعمت ہے۔ وقت اور فرصت بھی اللہ کی ایک نعمت ہے۔ یہ ہاتھ بھی اللہ کی ایک نعمت ہے، یہ انگلیاں اور ناخن بھی اللہ کی نعمت ہے اسی طرح اور بھی بے شمار نعمتیں ہیں، لیکن آپ جانتے ہیں، ان نعمتوں کا استعمال اگر صحیح ہوتا ہے تو وہ مبارک اور بار آور ہوتی ہیں۔ اگر ان کا استعمال ٹھیک طریقے سے کیا جاتا ہے تو اس سے دنیا وآخرت کامیاب وکامران بنتی ہے۔ لیکن اگر ان نعمتوں کا استعمال غلط کیا جانے لگے، تو نتیجہ، برعکس ہوتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں آزادی اور کامل حریت کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ لیکن ہم اپنے اس زمانہ میں جو تاسیس پاکستان سے لے کر اب تک کا گزرا ہے، یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ہم نے آزادی کی اس نعمت کا استعمال صحیح طریقے پر نہیں کیا۔ ہمارے بعض حکمرانوں اور نام نہاد دانشوروں نے بارہا اسلام کے قطعی احکام کا انکار کیا۔ اسلامی حدود کو غیر منصفانہ اور وحشیانہ کہا گیا، اسلامی نظام کے نفاذ میں رکاوٹیں کھڑی کی گئیں...... اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں آزادی کی یہ نعمت عطا فرمائی لیکن ہم نے اس کی قدر نہیں کی اور ناقدری کے نتائج واضح طور پر ہم بھگتتے چلے آرہے ہیں۔ تفصیل کا یہاں موقع

نہیں ہے اور نہ اس کا کوئی فائدہ ہے۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آزادی کی اس نعمتھمیں صحیح صحیح جائزہ لیناچاہیے اس سلسلے میں میرے اکابر نے یہاں یقیناً اپنے آراء اور خیالات کا اظہار کیا ہوگا۔ ان سے استفادہ کیجیے اور غور کیجیے کہ ہم کس طرف جارہے ہیں۔

خدمات دارالعلوم دیوبند کا تابناک پہلو

میں یہ سمجھتا ہوں کہ آزادی کی یہ نعمت بھی خدمات دارالعلوم دیوبند کا ایک تابناک پہلو ہے اور دارالعلوم دیوبند کا یہ تابناک پہلو اس بات کا تقاضا کرتا تھا کہ یہاں دارالعلوم دیوبند کے اسی تابناک سلسلے کو قائم اور برقرار رکھا جائے۔ علماء نے اپنے سر پر کفن باندھ کر اور کمر کس کر طرح طرح کی مشکلات، طرح طرح کی دشواریوں اور طرح طرح کی رکاوٹوں کے باوجود یہاں مدارس کا ایسا وسیع جال پھیلایا جس کے واضح اثرات آج ہمارے معاشرے میں محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ یقیناً دین کی حفاظت اور اس کے جملہ شعبوں کو بروئے کار لانا انہی مدارس کی برکت اور انہی دینی مدارس کا فیض ہے۔

افسوس ہے کہ ہمارے ہاں ان دینی مدارس کو بند کرنے، ان کو ناکارہ بنانے یا ان کی افادیت کو مشکل بنانے، ان کے ساتھ عوام الناس کے اون کو روکنے اور اعتماد کو ٹھیس پہنچانے کے لیے مختلف سطح پر اقدامات کیے جاتے ہیں۔ حالانکہ حکومتوں کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ مفاد عامہ کی خدمت ام دیں، امن وامان کو قائم کریں، صحت و تعلیم کی ضروریات پوری کریں، لوگوں کو تحفظ فراہم کریں، لیکن ان میں سے کچھ بھی نظر نہیں آتا اور نہ ہی ، کے نفاذ کے لیے کچھ اقدامات کیے جارہے ہیں۔

سیاست عموماً لوٹ مار کا ذریعہ بن گئی ہے، اس کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہ رہا کہ دولت جمع کرو اور ایک دوسرے پر الزامات کے تیر برساؤ، کوئی بھی اخبار ایسا نہیں نکلتا جس کے اندر غبن کے واقعات کا ذکر نہ ہو، لوٹ اور فساد کا ذکر نہ ہو۔ جس کے اندر بے اعتدالیوں اور بدنظمیوں کا ذکر نہ ہو۔

ایک طرف تو یہ حالت ہے اور دوسری طرف دینی مدارس اور دینی اداروں کے کردار کو ختم کرنے، ان اداروں کو بند کرنے اور معاشرے سے ان کے اسلامی اثرات کو مٹانے کے لیے سرکاری سطح پر منظم کوششیں پورے زور و شور سے جاری رہتی ہیں۔

ایک ضروری بات

وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور پاکستان کے جملہ علماء کی طرف سے میں آپ سے یہ بات عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ سرکار کی طرف سے آپ کے سامنے کبھی تخویف اور ڈرانے کے طریقے اختیار کیے جائیں گے۔ کبھی آپ کو ترغیب اور تشویق کے پہلو سے بہکانے اور لالچ دینے کی کوشش کی جائے گی۔ کبھی آپ کو مالیات کے حوالے سے متوجہ کیا جائے گا۔ کبھی آپ کو عہدوں کے حوالے سے لالچ دیا جائے گا۔ لیکن ساری فریب کاریاں ہیں، ان پر آپ کان مت دھریں۔

خدمات دارالعلوم دیوبند کے حوالے سے جو عظیم الشان اجلاس اس مقام پر منعقد ہورہے ہیں، اللہ کی ذات سے امید ہے کہ اس کی برکات ضرور ظاہر ہوں گی۔ اسی کانفرنس کے حوالے سے میں آپ سے یہ بھی درخواست کروں گا کہ آپ سب متحد ہوجائیں، اختلاف وانتشار کی بھڑکتی ہوئی چنگاریوں کو بجھائیں اور ایک راہ کے مسافر بن کر ہاتھ میں ہاتھ دے کر اتفاق پیدا کریں۔

میں آخر میں پھر حضرت مولانا فضل الرحمن دامت برکاتہم اور مولانا گل نصیب خان صاحب اور جملہ معاونین و منتظمین کا دل و جان سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔